نکاحِ حلالہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اسلام دین فطرت اور مکمل نظامِ زندگی ہے، اس نے جہاں انسان کی تمام شعبہ ہائے زندگی میں مکمل رہنمائی کی، وہاں شعبۂ معاشرت میں بھی تحفظِ عفت و عصمت کے لیے قانونِ نکاح کی پذیرائی کی، اس شعارِ اسلام نے انسانیت کو درندگی کی دلدل سے نکال کر بندگی کی شاہراہ پر گامزن کر دیا، لیکن افسوس کہ بعض نے حلالے جیسی لعنت کے ذریعے محافظانِ عزت کو پھر راہزن کر دیا، حلالہ ایک بدترین بے حیائی ہے، اس پر دلیل ہماری یہ خامہ فرسائی ہے:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ .

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا، دونوں مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٢٣/٢، مسند البزّار(كشف الأستار : ١٤٤٢)، مسند إسحاق ومسند أبي يعلىٰ (نصب الرّاية : ٢٤٠/٣)، السنن الكبرىٰ للبيهقي : ٢٠٨/٧، المتفق للخطيب : ١٧٠٥، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٦٨٤) نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❀ حافظ زیلعی حنفی لکھتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ . ''یہ حدیث صحیح ہے۔''(نصب الرّاية : ۳/۲٤۰)

علامہ ابن تیمیہ (اعلام الموقعین لابن القیم : ۳/ ۴۸)، علامہ ابن عبد الہادی (تنقیح التحقیق:۴/۳۶۳)اور حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ (التوضیح لشرح الجامع الصحیح : ۲۵/۲۲۴) نے اس کی سند کو''جید'' کہا ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو''حسن'' کہا ہے۔(إعلام المؤقعين : ۱۱۹/۵)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رُوَاتُهٗ مُوَثَّقُونَ . ''اس کے راویوں کی توثیق کی گئی ہے۔''

(الدّراية : ۷۳/۲)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

اِسْتَدَلُّوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى بُطْلَانِ النِّكَاحِ إِذَا شَرَطَ الزَّوْجُ أَنَّهٗ إِذَا نَكَحَهَا بَانَتْ مِنْهُ أَوْ شَرَطَ أَنَّهٗ يُطَلِّقُهَا أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ وَحَمَلُوا الْحَدِيثَ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا شَكَّ أَنَّ إِطْلَاقَهٗ يَشْمَلُ هٰذِهِ الصُّورَةَ وَغَيْرَهَا .

''اہل علم نے اس حدیث سے اس نکاح کے بطلان پر استدلال کیا ہے، جس میں شوہر یہ شرط لگائے کہ جب بھی وہ (فلاں) عورت سے نکاح کرے گا، وہ جدا ہو جائے گی، یا یہ شرط لگائے کہ وہ اُسے طلاق دے دے گا، وغیرہ وغیرہ۔ اہل علم نے اس حدیث کو اسی صورت پر محمول کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا عموم اس اور اس جیسی تمام صورتوں کو شامل ہے۔''

(التّلخيص الحبير : 373/3)

② نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَهَا أَخٌ لَّهُ مِنْ غَيْرِ مُؤَامَرَةٍ مِّنْهُ، لِيُحِلَّهَا لِأَخِيهِ، هُوَ تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ : لَا، إِلَّا نِكَاحُ رَغْبَةٍ، كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا سِفَاحًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے، پھر اس سے مشورہ کیے بغیر اس کا بھائی حلالے کی نیت سے اس عورت سے نکاح کرتا ہے، کیا اس صورت میں وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، (دوسرے کے لیے) صرف دوام کی نیت سے نکاح کرنا (صحیح ہے)، ہم اس (حلالہ) کو عہد نبوی میں زنا شمار کرتے تھے۔''

(المستدرك للحاكم : ١٩٩/٢، ح : ٢٨٠٦، السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٢٠٨/٧)

اس کی سند ''صحیح متصل'' ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ . ''اس کے راوی صحیح بخاری والے ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : ٢٦٧/٤)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا

لِذٰلِكَ .

''دونوں زانی ہیں،خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 1693 ، وسندهٗ صحيحٌ)

اللہ اور اس کے رسول تو حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا، دونوں کو ملعون قرار دیں، لیکن ایک صاحب نے اللہ کی گرفت سے بے خوف ہو کر یہاں تک کہہ دیا:

لَعَلَّ أَرَادَ اللَّعْنَةَ بِالرَّحْمَةِ .

''ہوسکتا ہے کہ یہاں لعنت سے مراد رحمت ہو۔''

(مستخلص الحقائق شرح كنز الدّقائق : ١٢٦، طبع دهلي)

حلالہ محدثین عظام کی نظر میں:

① امام عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ، وَلَا عِلْمِهَا فَأَخْرَجَ شَيْئًا مِّنْ مَالِهٖ فَتَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا لَهٗ، فَقَالَ : لَا .

''آپ سے سوال ہوا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے، تو کوئی دیہاتی آتا ہے، جس کا علم نہ شوہر کو ہے اور نہ بیوی کو، وہ دیہاتی کچھ مال پیش کرتا ہے اور نکاح حلالہ کرتا ہے، (کیا ایسا کرنا درست ہے؟) فرمایا: نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٧٠٩٠، وسندهٗ صحيحٌ)

② امام سفیان ثوری رحمہ اللہ حلالہ کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهٗ أَنْ يُّمْسِكَهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يُّمْسِكَهَا، حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ .

''اگر کوئی مرد کسی عورت سے حلالہ کی نیت سے نکاح کرے، پھر اسے (مستقل طور پر) اپنے پاس رکھنے کا ارادہ کر لے، تو اس کے لیے نیا نکاح کیے بغیر اس عورت کو اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔''(جامع التّرمذي، تحت الحديث : ۱۱۲۰)

③ امام حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص حلالہ کے لیے عورت سے شادی کرتا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''میرے مطابق وہ اسے چھوڑ دے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۱۷۰۸۵، وسندہٗ صحيحٌ)

④ امام جارود بن معاذ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ نے حلالے کو ملعون فعل قرار دیتے ہوئے فرمایا:

يَنْبَغِي أَنْ يُّرْمٰى بِهٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الرَّأْيِ .

''اس بارے میں اہل رائے (احناف) کی بات (نکاحِ حلالہ کے جواز) کو پھینک دینا چاہیے۔''(جامع التّرمذي، تحت الحديث : ۱۱۲۰، وسندہٗ صحيحٌ)

⑤ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِهٖ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ .

''امام سفیان ثوری، امام عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی فتوی ہے (کہ حلالہ ملعون فعل ہے)۔''

(جامع التّرمذي، تحت الحديث : ۱۱۲۰)

⑥ اسماعیل بن سعید شالنجی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنِ الرَّجُلِ يتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَفِي نَفْسِهٖ أَنْ يُّحَلِّلَهَا لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَلَمْ تَعْلَمِ الْمَرْأَةُ بِذٰلِكَ؟ قَالَ : هُوَ مُحَلِّلٌ، إِذَا أَرَادَ بِذٰلِكَ الْإِحْلَالَ فَهُوَ مَلْعُونٌ .

''میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ایک شخص عورت سے نکاح کرتا ہے، اس کی نیت ہے کہ وہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے، مگر عورت یہ سب نہیں جانتی؟ فرمایا: یہ شخص محلل (حلالہ کرنے والا) ہے۔ اگر اس نکاح کا اس کا مقصد حلالہ کرنا ہے، تو یہ ملعون ہے۔''

(بيان الدّليل لابن تيمية، ص ٤١)

⑦ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (٤٦٣ھ) فرماتے ہیں:

يَكُونُ كَنِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَيُبْطَلُ هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''نکاح حلالہ، نکاح متعہ کی طرح ہے، اسے باطل قرار دیا جائے گا، یہی درست معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم!''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد : 234/13)

حلالہ بعد والے اہل علم کی نظر میں:

✿ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (٦٨٥ھ) فرماتے ہیں:

''حلالہ کرنے والا وہ ہے، جو ایسی عورت سے شادی کرتا ہے، جس کو تین طلاقیں دے دی گئی ہیں، شادی سے اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ وطی کے بعد اسے طلاق دے دے گا، تا کہ جس شوہر نے پہلے طلاق دی تھی، اس کے لیے حلال ہو جائے، گویا وہ نکاح اور وطی کے ساتھ اس عورت کو پہلے خاوند پر حلال

کر رہا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس سے مراد پہلا شوہر ہے۔ ان دونوں پر لعنت اس لیے کی گئی ہے، کیونکہ یہ عمل ان کی ہتک عزت اور قلت غیرت کا باعث ہے، نیز یہ عمل ان کے کمینے اور گھٹیا پن پر دلالت کرتا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس کی بہ نسبت تو یہ بالکل واضح ہے، جبکہ حلالہ کرنے والے کی بہ نسبت اس طرح کہ اس نے کسی کی غرض کے لیے عورت سے وطی کر کے خود کو گرا دیا ہے، کیونکہ اس نے وطی اس لیے کی ہے، تا کہ وہ اسے اس شخص کو وطی کے لیے دے، جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ اسے کرائے کے سانڈ سے تشبیہ دی ہے۔''

(تحفة الأبرار : 392/2، مرقاة المفاتيح للملا علي القاري : 2149/5)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ شَرٌّ مِّنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، فَإِنَّ نِكَاحَ الْمُحَلِّلِ لَمْ يَبِحْ قَطُّ، فَهُوَ يُثْبِتُ الْعَقْدَ لِيُزِيلَهُ، وَهٰذَا لَا يَكُونُ مَشْرُوعًا بِحَالٍ .

''حلالہ کرنے والے کا (عارضی) نکاح، نکاح متعہ سے بھی بدتر ہے، کیونکہ نکاحِ حلالہ (اسلام کے) کسی دور میں بھی جائز نہیں ہوا، حلالہ کرنے والا عقد نکاح اس لیے باندھتا ہے کہ (بعد میں) اسے ختم کر دے گا اور یہ عارضی نکاح کسی صورت میں بھی درست نہیں۔'' (مجموع الفتاوٰی : ۱۰۸/۳۲)

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) حلالہ کو جائز کہنے والوں کا رد کرتے ہیں:

أَمَّا فِي هٰذِهِ الْأَزْمَانِ الَّتِي قَدْ شَكَتِ الْفُرُوجُ فِيهَا إِلٰى رَبِّهَا مِنْ مَفْسَدَةِ التَّحْلِيلِ، وَقُبْحِ مَا يَرْتَكِبُهُ الْمُحَلِّلُونَ مِمَّا هُوَ

رَمْدٌ بَلْ عَمْيٌ فِي عَيْنِ الدِّينِ وَشُجًى فِي حُلُوقِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ قَبَائِحَ تُشَمِّتُ أَعْدَاءَ الدِّينِ بِهٖ، وَتَمْنَعُ كَثِيرًا مِّمَّنْ يُرِيدُ الدُّخُولَ بِسَبَبِهٖ، بِحَيْثُ لَا يُحِيطُ بِتَفَاصِيلِهَا خِطَابٌ، وَّلَا يَحْصُرُهَا كِتَابٌ، يَرَاهَا الْمُؤْمِنُونَ كُلُّهُمْ مِنْ أَقْبَحِ الْقَبَائِحِ، وَيَعُدُّونَهَا مِنْ أَعْظَمِ الْفَضَائِحِ، قَدْ قَلَّبَتْ مِنَ الدِّينِ رَسْمَهٗ، وَغَيَّرَتْ مِنْهُ اسْمَهٗ، وَضَمَّخَ التَّيْسُ الْمُسْتَعَارُ فِيهَا الْمُطَلَّقَةَ بِنَجَاسَةِ التَّحْلِيلِ، وَقَدْ زَعَمَ أَنَّهٗ قَدْ طَيَّبَهَا لِلْحَلِيلِ، فَيَا لِلّٰهِ الْعَجَبُ! أَيُّ طِيبٍ أَعَارَهَا هٰذَا التَّيْسُ الْمَلْعُونُ؟ وَأَيُّ مَصْلَحَةٍ حَصَلَتْ لَهَا وَلِمُطَلِّقِهَا بِهٰذَا الْفِعْلِ الدُّونِ.

''موجودہ دور میں عزتیں حلالے کی قباحتوں اور حلالہ کرنے والوں کی فضاحتوں پر اپنے رب کے دربار میں شکایت کناں ہیں، یہ فعلِ شنیع دین اسلام کی آنکھ کا تنکا اور مومنوں کے گلے کا کانٹا بن چکا ہے، ایسی کاروائیاں دشمنانِ اسلام کو ہنساتی اور اس کے قریب آنے والوں کو دور لے جاتی ہیں، نہ کوئی تقریر ان مفاسد کو الفاظ میں سمیٹ سکتی ہے اور نہ کوئی تحریر ان خرابیوں کو اوراق میں لپیٹ سکتی ہے، تمام مومن اس حلالے کو چوٹی کی قباحت اور انتہا کی فضاحت سمجھتے ہیں، اس نے دین کا نام تبدیل اور اس کا ڈھانچا تحلیل کر دیا ہے، کرائے کا یہ سانڈ پاک عورت کو اس حرامے کی نجاست میں لت پت کر کے سمجھتا ہے کہ میں نے اسے خاوند کے لیے حلال کر دیا ہے، وائے تعجب! اس گھٹیا کرتوت سے

مطلقہ عورت اور اس کے خاوند کے لیے اس کمینے نے کونسا کمال کر دیا ہے؟''

(إعلام المؤقعين : ٥٢/٣-٥٣)

۞ نیز لکھتے ہیں:

ثُمَّ سَلْ مَنْ لَهٗ أَدْنَى اطِّلَاعٍ عَلٰى أَحْوَالِ النَّاسِ : كَمْ مِنْ حُرَّةٍ مَصُونَةٍ أَنْشَبَ فِيهَا الْمُحَلِّلُ مَخَالِبَ إِرَادَتِهٖ فَصَارَتْ لَهٗ بَعْدَ الطَّلَاقِ مِنَ الْأَخْدَانِ وَكَانَ بَعْلُهَا مُنْفَرِدًا بِوَطْئِهَا فَإِذَا هُوَ وَالْمُحَلِّلُ فِيهَا بِبَرَكَةِ التَّحْلِيلِ شَرِيكَانِ؟ فَلَعَمْرُ اللّٰهِ كَمْ أَخْرَجَ التَّحْلِيلُ مُخَدَّرَةً مِنْ سِتْرِهَا إِلَى الْبِغَاءِ، وَأَلْقَاهَا بَيْنَ بَرَاثِنِ الْعُشَرَاءِ وَالْحُرَفَاءِ؟

''ان لوگوں سے پوچھ کر تو دیکھو، جنھوں نے حالاتِ حاضرہ کی طرف تھوڑا سا بھی دھیان کیا کہ کتنی عفت مآب دوشیزاؤں کو ان سانڈھوں نے اپنے ناپاک عزائم کے پنجے گاڑ کر لہولہان کیا، چنانچہ طلاقِ حلالہ کے بعد بھی دونوں نے باہم شناسائی رکھی اور اس ''حرامے'' کی برکت سے اصل خاوند کے ساتھ ساتھ اس سانڈھ نے بھی عورت تک رسائی رکھی، بخدا اس قبیح فعل کی وجہ سے کتنی ہی پردہ نشین عورتیں بغاوت پر آمادہ ہیں اور ان لوگوں کے چنگل میں پھنس چکی ہیں جو فحاشی و عریانی کے دلدادہ ہیں۔''(إعلام المؤقعين : ٥٤/٣-٥٥)

۞ جناب شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (١١٧٦ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ وَقَاحَةٌ وَإِهْمَالُ غَيْرَةٍ وَتَسْوِيغُ ازْدِحَامٍ عَلَى الْمَوْطُوئَةِ مِنْ

غَيْرِ أَنْ يَدْخُلَ فِي تَضَاعِيفِ الْمُعَاوَنَةِ، نُهِيَ عَنْهُ.

''اس (حلالے) میں بے غیرتی و بے حیائی موجود ہے، (اس طرح کہ اس سے) ''ایک عورت کئی خاوند'' کے نظریے کی حمایت ہوتی ہے، حالانکہ یہ نیکی کے کام میں تعاون کے زمرے میں بھی نہیں آتا، لہٰذا اس سے منع کر دیا گیا۔''

(حُجّة اللّٰه البالغة : ۲/۱۳۹)

❁ علامہ صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

وَالْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلٰى تَحْرِيمِ التَّحْلِيلِ لِأَنَّهٗ لَا يَكُونُ اللَّعْنُ إِلَّا عَلٰى فَاعِلِ الْمُحَرَّمِ، وَكُلُّ مُحَرَّمٍ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَالنَّهْيُ يَقْتَضِي فَسَادَ الْعَقْدِ وَاللَّعْنَ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ حلالہ کرنا حرام ہے، کیونکہ لعنت ہمیشہ حرام کے مرتکب پر ہوتی ہے، ہر حرام کام ممنوع ہے اور ممنوع عمل عقد کے فاسد ہونے اور لعنت کا باعث ہے۔''

(سُبُل السّلام : 2/187)

❁ علامۃ الہند نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

أَقُولُ: حَدِيثُ لَعْنِ الْمُحَلِّلِ مَرْوِيٌّ مِنْ طَرِيقِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ بِأَسَانِيدَ، بَعْضُهَا صَحِيحٌ وَبَعْضُهَا حَسَنٌ، وَاللَّعْنُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَلٰى أَمْرٍ غَيْرِ جَائِزٍ فِي الشَّرِيعَةِ الْمُطَهَّرَةِ بَلْ عَلٰى ذَنْبٍ هُوَ مِنْ أَشَدِّ الذُّنُوبِ فَالتَّحْلِيلُ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الشَّرْعِ وَلَوْ كَانَ

جَائِزًا لَّمْ يُلْعَنْ فَاعِلُهُ وَالرَّاضِي بِهِ وَإِذَا كَانَ الْفَاعِلُ يَدُلُّ عَلٰى تَحْرِيمِ فِعْلِهِ لَمْ تَبْقَ صِيغَةٌ تَدُلُّ عَلَى التَّحْرِيمِ قَطُّ وَإِذَا كَانَ هٰذَا الْفِعْلُ حَرَامًا غَيْرَ جَائِزٍ فِي الشَّرِيعَةِ، فَلَيْسَ هُوَ النِّكَاحُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي قَوْلِهِ : ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ كَمَا أَنَّهٗ لَوْ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ بَائِعَ الْخَمْرِ لَمْ يَلْزَمْ مِنْ لَفْظِ بَائِعٍ أَنَّهٗ قَدْ جَازَ بَيْعُهٗ وَصَارَ مِنَ الْبَيْعِ الَّذِي أُذِنَ فِيهِ بِقَوْلِهِ : ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ﴾ وَالْأَمْرُ ظَاهِرٌ .

’’میں کہتا ہوں کہ حلالہ کرنے والے پر لعنت کی احادیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں، جن میں سے بعض کی سند صحیح اور بعض کی حسن ہے۔ لعنت ہمیشہ اسی کام پر کی جاتی ہے کہ جو شریعت کی نظر میں ناجائز ہو، بلکہ جو بہت بڑا گناہ ہو۔ لہٰذا حلالہ کرنا ناجائز فعل ہے، کیونکہ اگر حلالہ جائز ہوتا، تو حلالہ کرنے والے اور اس پر راضی ہونے والے پر لعنت نہ کی جاتی۔ جب فاعل (حلالہ کرنے والا) ہی اپنے فعل کی حرمت پر دلالت کناں ہے، تو اس فعل کی حرمت پر کسی اور لفظ کی ضرورت نہ رہی۔ اور جب یہ فعل ہی حرام اور ناجائز ہوا، تو یہ وہ نکاح نہ ہوا کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے: ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ (حتی کہ وہ کسی اور سے ازدواج کر لے۔) مثلاً جیسے کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع کرنے والے پر لعنت کی ہے، لیکن ’’بائع‘‘ (بیع کرنے والے) کے لفظ سے یہ لازم نہیں آتا کہ شراب کی بیع جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی

اجازت دہندہ بیوع میں داخل ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ﴾ (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے۔) بات بالکل واضح ہے۔ (رد کی ضرورت نہیں)۔''

(الرّوضة النّدِيّة : ۲/۱۷۔۱۸)

اجماعِ امت اور حلالہ:

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

جُمْلَتُهُ أَنَّ نِكَاحَ الْمُحَلِّلِ حَرَامٌ بَاطِلٌ، فِي قَوْلِ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ ...... وَقَوْلُ مَنْ سَمَّيْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ، وَلَا مُخَالِفَ لَهُمْ، فَيَكُونُ إِجْمَاعًا .

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ حلالہ کا نکاح حرام اور باطل ہے، سب اہل علم کا یہی مذہب ہے۔......جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم نے نام ذکر کیے ہیں، ان کا بھی یہی مذہب ہے، صحابہ میں کوئی مخالف نہیں، لہٰذا اس پر (صحابہ کا) اجماع ہوا۔''

(المُغني : ۷/۱۸۰۔۱۸۲)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰى كُلُّهُمْ أَنَّهُ إِذَا شُرِطَ التَّحْلِيلُ فِي الْعَقْدِ كَانَ بَاطِلًا .

''تمام ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے کہ جب نکاح میں حلالہ کی شرط لگائی جائے، تو وہ باطل ہو جاتا ہے۔'' (مَجموع الفتاویٰ : ۳۲/۱۵۵)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ لَمْ يُبَحْ فِي مِلَّةٍ مِّنَ الْمِلَلِ قَطُّ وَلَمْ يَفْعَلْهُ أَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَلَا أَفْتٰی بِهٖ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ؟.

''حلالہ کسی بھی دین میں کبھی بھی حلال نہیں ہوا، کسی صحابی نے نکاح حلالہ کیا، نہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا۔''

(إعلام الموقعين : ٤٤/٣)

❀ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

بُطْلَانُ النِّكَاحِ حِينَئِذٍ اتِّفَاقًا.

''(حلالہ کی نیت سے کیا جانے والا) یہ نکاح بالاتفاق باطل ہے۔''

(شرح المَصابيح : 33/4)

تنبیہ:

❀ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَرْسَلَتِ امْرَأَةٌ إِلٰی رَجُلٍ فَزَوَّجَتْهُ نَفْسَهَا لِيُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا، فَأَمَرَهٗ عُمَرُ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهَا وَلَا يُطَلِّقَهَا، وَأَوْعَدَهٗ بِعَاقِبَةٍ إِنْ طَلَّقَهَا.

''ایک عورت نے ایک شخص کو پیغام نکاح بھیجا اور اس سے شادی کر لی، اس نیت سے کہ وہ اس کا حلالہ کر دے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس (حلالہ کرنے والے) شخص کو نکاح کو قائم رکھنے کا حکم دیا اور طلاق دینے سے منع کیا، نیز طلاق کی صورت میں سزا کی وعید بھی سنا دی۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : ٢٦٧/٦، سنن سعيد بن منصور : ١٩٩٩)

اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا سیدنا عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع ولقا نہیں ہے۔

✿ ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِعَطَاءٍ : إِنْسَانٌ نَكَحَ امْرَأَةً مُحَلِّلًا عَامِدًا، ثُمَّ رَغِبَ فِيهَا، فَأَمْسَكَهَا، قَالَ : لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ .

''میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا: ایک شخص نے کسی عورت سے حلالہ کی نیت سے نکاح کیا، پھر اس میں رغبت پیدا ہوئی، تو اس نے اسے عقد میں ہی رکھا (طلاق نہیں دی)، فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : ١٠٧٨٤)

سند ضعیف ہے، اس میں عبدالرزاق کا عنعنہ ہے۔

✿ امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

لَا بَأْسَ إِذَا لَمْ يَأْمُرْ بِهِ الزَّوْجُ .

''اگر (پہلا) شوہر (طلاق دینے کا) حکم نہ دے، تو (حلالہ کرنے والے کے لیے عورت کو اپنے پاس رکھنے میں) کوئی حرج نہیں۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : ١٠٧٨٩)

سند ضعیف ہے، عبدالرزاق کا عنعنہ ہے۔

✿ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بِالتَّحْلِيلِ بَأْسًا، إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ .

''آپ رحمہ اللہ نکاح حلالہ میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے، جب میاں بیوی میں سے ایک کو علم نہ ہو۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : ۱۰۷۸۲)

سند ضعیف ہے، عبدالرزاق کا عنعنہ ہے۔

حلالہ کے رد میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بَیَانُ الدَّلِیلِ عَلٰی إِبْطَالِ التَّحْلِیلِ کے نام سے کتاب لکھی، جس میں بارہ وجوہ سے ثابت کیا کہ حلالہ متعہ سے بھی بدتر ہے، اسی طرح آپ کے تلمیذ علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے بَیَانُ الْإِسْتِدْلَالِ عَلٰی بُطْلَانِ أَشْرَاطِ مَحَلِّ السَّبَّاقِ وَالنِّضَالِ نامی کتاب تصنیف فرمائی، جس میں پچاس دلائل سے حلالہ کا رد کیا، اسی طرح حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے حلالہ کے رد میں ایک جزء تالیف کیا۔